السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص بجل نامی فوت ہوگیا جس نے وارث چھوڑے ایک بیٹا غلام محمد اور دو بیٹیاں یبان اور سونی اس کے بعد غلام محمد وفات پاگیا۔ مرحوم غلام محمد نے اپی زندگی میں اپنے بیٹے سلیمان کو کچھ زمین کا ٹکڑا کھاتے کروا کردے دیا تھا اور سلیمان اپنے والد کی حیاتی میں ہی فوت ہوگیا اور سلیمان کے درج ذیل وارث ہیں : ماں باپ دو بیویاں 4 بہنیں اور دو چچازاد کزن ، پھر غلام محمد فوت ہوگیا جس نے وارث چھوڑے 4 بیٹیاں فاطمہ ، رحیماں ، مھنو چھانی ، اور ایک بیوی اور دو بھتیجے الھڈنو اور خیر محمد۔ اس کے بعد غلام محمد کی بیوی مسمات حوا کا انتقال ہوگیا جس نے وارث چھوڑے خاوند ، 4 بیٹیاں ، بتائیں کہ شریعت محمدی کے مطابق ہر ایک کو کتنا حصہ ملے گا؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے فوت ہونے والے کی ملکیت میں سے اس کے کفن دفن کا خرچہ نکالا جائے گا پھر اگر قرض ہو تو اسے ادا کیا جائے اور پھر اگر وصیت کی ہو تو سارے مال کے تیسرے حصے تک سے پوری کی جائے اس کے بعد مرحوم کی باقی ملکیت منقولہ خواہ غیر منقولہ کو ایک روپیہ قرار دے کر مرحوم کے وارثوں میں اس طرح سے تقسیم کی جائے گی۔

مرحوم بجو کل ملکیت 1 روپیہ

وارث : بیٹا غلام محمد بیٹی یبان بیٹی سونی

8 آنے 4 آنے 4 آنے

غلام محمد فوت ہوا ملکیت 8 آنے

بیوی کو ایک آنہ۔ وارث چاروں بیٹیوں کو مشترک 5 آنے 4 پائیاں ، بھتیجا خیر محمد 10 پائی ، بھتیجا اللہ ڈنو 10 پائی۔

پھر مسمات حوا فوت ہوگئی جس کی کل ملکیت کو ایک روپیہ قرار دیا جائے۔

وارث : 4 بیٹیوں کو 8 پائی اور 10 آنے مشترکہ اور خاوند کو 4 پائی اور 4 آنے۔

نوٹ : ...... غلام محمد نے جو ملکیت اپنے بیٹے سلیمان کے نام کروائی تھی اس میں سے سلیمان کے وارثوں میں تقسیم کی جائے گی۔

مرحوم سلیمان کل ملکیت 1 روپیہ

وارث پائیاں آنے

باپ 08 09

ماں 08 02

دو بیویاں مشترکہ 00 04

چار بہنیں محروم

دو چچازاد محروم

جدید اعشاریہ فیصد طریقہ تقسیم

میت بجو کل ملکیت 100

غلام محمد 1 یٹا عصبہ 50

(یمبان، سونی) 2 بیٹیاں عصبہ 50 فی کس 25

میت یٹا غلام محمد کل ملکیت 50

4 بیٹیاں 2/3/33.333 فی کس 8.333

2 بھتیجے عصبہ 16.667 فی کس 8.333

میت حوا کل ملکیت 100

خاوند 1/4/25

4 بیٹیاں 3/2/75 فی کس 18.75

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب


فتاویٰ راشدیہ

**صفحہ نمبر 591**

**محدث فتویٰ**